اہل حدیث کے
صفاتی نام پر اجماع
پچاس حوالے
www.KitaboSunnat.com
تحریر:-=
حافظ زبیر علی زئی
رحمۃ اللہ علیہ

اہلِ حدیث کے صفاتی نام پر اجماع — پچاس حوالے

November 24, 2014

تحریر: حافظ زبیر علی زئی

سلف صالحین کے آثار سے پچاس (۵۰) حوالے پیشِ خدمت ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اہل حدیث کا لقب اور صفاتی نام بالکل صحیح ہے اور اسی پر اجماع ہے۔

۱ : بخاری: امام بخاری نے طائفۂ منصورہ کے بارے میں فرمایا:

"یعني أھل الحدیث" یعنی اس سے مراد اہل الحدیث ہیں۔

(مسألۃ الاحتجاج بالشافعی للخطیب ص ۴۷ وسندہ صحیح، الحجۃ فی بیان المحجۃ ۱/۲۴۶)

امام بخاریؒ نے یحییٰ بن سعید القطان سے ایک راوی کے بارے میں نقل کیا:

"لم یکن من أھل الحدیث ....." وہ اہل الحدیث میں سے نہیں تھا۔

(التاریخ الکبیر ۶/۴۲۹، الضعفاء الصغیر: ۲۸۱)

۲: مسلم: امام مسلم مجروح راویوں کے بارے میں فرماتے ہیں:

"ھم عند أھل الحدیث متھمون" وہ اہلحدیث کے نزدیک متہم ہیں۔

(صحیح مسلم، المقدمہ ص ۶ (قبل الباب الاول) دوسرا نسخہ ج ۱ ص ۵)

امام مسلمؒ نے مزید فرمایا: "وقد شرحنا من مذھب الحدیث وأھلہ ....."

ہم نے حدیث اور اہلِ حدیث کے مذہب کی تشریح کی۔ (حوالہ مذکورہ)

امام مسلمؒ نے ایوب السختیانی، ابن عون، مالک بن انس، شعبہ بن الحجاج، یحییٰ بن سعید القطان، عبدالرحمٰن بن مہدی اور ان کے بعد آنے والوں کو "من أھل الحدیث" اہل حدیث میں سے قرار دیا۔ (صحیح مسلم، المقدمہ ص ۲۲ (باب صحۃ الاحتجاج بالحدیث المعنعن) دوسرا نسخہ ۱/۲۶ تیسرا نسخہ ۱/۲۳)

۳: شافعی: ایک ضعیف روایت کے بارے میں امام محمد بن ادریس الشافعی فرماتے ہیں:

"لایثبت أهل الحدیث مثله" اس جیسی روایت کو اہل حدیث ثابت نہیں سمجھتے۔(السنن الکبریٰ للبیہقی ۱/۲۶۰ و سندہ صحیح)

امام شافعیؒ نے فرمایا: "إذا رأیت رجلاً من أصحاب الحدیث فکأني رأیت النبي ﷺ حیاً" جب میں اصحاب الحدیث میں سے کسی شخص کو دیکھتا ہوں تو گویا میں نبی ﷺ کو زندہ دیکھتا ہوں۔ (شرف اصحاب الحدیث للخطیب : ۸۵ و سندہ صحیح)

۴ : احمد بن حنبل: امام احمد بن حنبلؒ سے طائفۂ منصورہ کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا:

"إن لم تکن هذه الطائفة المنصورة أصحاب الحدیث فلا أدري من هم؟" اگر یہ طائفہ منصورہ اصحاب الحدیث نہیں ہیں تو پھر میں نہیں جانتا کہ وہ کون ہیں؟(معرفۃ علوم الحدیث للحاکم ص ۲ رقم: ۲ وسندہ حسن، وصححہ ابن حجر فی فتح الباری ۱۳/۲۹۳ تحت ح ۷۳۱۱)

۵: یحییٰ بن سعید القطان: امام یحییٰ بن سعید القطان نے سلیمان بن طرخان التیمی کے بارے میں فرمایا: "کان التیمي عندنا من أهل الحدیث" تیمی ہمارے نزدیک اہل حدیث میں سے ہیں۔(مسند علی الجعد ۱/۵۹۴ ح ۱۳۵۴ و سندہ صحیح، دوسرا نسخہ: ۱۳۱۴، الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم ۴/۱۲۵ وسندہ صحیح)

ایک راویٔ حدیث عمران بن قدامہ العمی کے بارے میں یحییٰ القطان نے کہا:

"ولکنہ لم یکن من أهل الحدیث" لیکن وہ اہلِ حدیث میں سے نہیں تھا۔

(الجرح والتعدیل ۶/۳۰۳ وسندہ صحیح)

۶ : ترمذی : امام ترمذیؒ نے ابو زید نامی ایک راوی کے بارے میں فرمایا:

"وأبو زید رجل مجهول عند أهل الحدیث" اور اہل حدیث کے نزدیک ابو زید مجہول آدمی ہے ۔ (سنن الترمذی: ۸۸)

۷ : ابوداود : امام ابوداود السجستانی نے فرمایا:

"عند عامة أهل الحدیث" عام اہل حدیث کے نزدیک

(رسالۃ ابی داود الی مکہ فی وصف سننہ ص ۳۰، و مخطوط ص ۱)

۸ : نسائی: امام نسائیؒ نے فرمایا:

"ومنفعةً لأهل الإسلام ومن أهل الحديث و العلم والفقه والقرآن"

اور اہلِ اسلام کے لئے نفع ہے اور اہلِ حدیث، علم وفقہ وقرآن والوں میں سے۔

(سنن النسائی ۷/۱۳۵ ح ۴۱۴۷، التعلیقات السلفیۃ: ۴۱۵۲)

۹ : ابن خزیمہ: امام محمد بن اسحاق بن خزیمہ النیسابوری نے ایک حدیث کے بارے میں فرمایا:

"لم نرخلافاً بين علماء أهل الحديث أن هذا الخبر صحيح من جهة النقل"

ہم نے علمائے اہل حدیث کے درمیان کوئی اختلاف نہیں دیکھا کہ یہ حدیث روایت کے لحاظ سے صحیح ہے۔ (صحیح ابن خزیمہ ۱/۲۱ ح ۳۱)

۱۰ : ابن حبان: حافظ محمد بن حبان البستی نے ایک حدیث پر درج ذیل باب باندھا:

"ذكر خبر شنّع به بعض المعطلة على أهل الحديث، حيث حرموا توفيق الإصابة لمعناه"

اس حدیث کا ذکر جس کے ذریعے بعض معطلہ فرقے والے اہل حدیث پر تنقید کرتے ہیں کیونکہ یہ (معطلہ) اس کے صحیح معنی کی توفیق سے محروم ہیں۔ صحیح ابن حبان، الاحسان: ۵۶۶ دوسرا نسخہ: ۵۶۵)

ایک دوسرے مقام پر حافظ ابن حبان نے اہل حدیث کی یہ صفت بیان کی ہے:

"ينتحلون السنن و يذبون عنها و يقمعون من خالفها"

وہ حدیثوں پر عمل کرتے ہیں، ان کا دفاع کرتے ہیں اور ان کے مخالفین کا قلع قمع کرتے ہیں۔ (صحیح ابن حبان، الاحسان: ۶۱۲۹، دوسرا نسخہ: ۶۱۶۲) نیز دیکھئے الاحسان (۱/۱۴۰ قبل ح ۶۱)

۱۱ : ابو عوانہ: امام ابو عوانہ الاسفرائنی ایک مسئلے کے بارے میں امام مزنی کو بتاتے ہیں:

"اختلاف بين أهل الحديث" اس میں اہل حدیث کے درمیان اختلاف ہے۔

(دیکھئے مسند ابی عوانہ ج ۱ ص ۴۹)

۱۲ : عجلی: امام احمد بن عبداللہ بن صالح العجلی نے امام سفیان بن عیینہ کے بارے میں فرمایا:

"وكان بعض أهل الحديث يقول: هو أثبت الناس في حديث الزهري ....."

اور بعض اہل حدیث کہتے تھے کہ وہ زہری کی حدیث میں سب سے زیادہ ثقہ ہیں۔

(معرفۃ الثقات ۱/۴۱۷ ت ۶۳۱، دوسرا نسخہ: ۵۷۷)

۱۳ : حاکم: ابو عبداللہ الحاکم النیسابوری نے امام یحییٰ بن معین کے بارے میں فرمایا:

"إمام أهل الحديث" اہل حدیث کے امام (المستدرک ۱/۱۹۸ ح ۷۱۰)

۱۴ : حاکم کبیر: ابو احمد الحاکم الکبیر نے ایک کتاب لکھی ہے:

"شعار أصحاب الحديث" اصحاب الحدیث کا شعار

یہ کتاب راقم الحروف کی تحقیق اور ترجمے سے چھپ چکی ہے۔ دیکھئے ماہنامہ الحدیث ۹ ص ۴ تا ۲۸۔

۱۵ : فریابی: محمد بن یوسف الفریابی نے کہا:

"رأينا سفيان الثوري بالكوفة و كنا جماعة من أهل الحديث"

ہم نے سفیان ثوری کو کوفہ میں دیکھا اور ہم اہل حدیث کی ایک جماعت تھے۔

(الجرح والتعدیل ۱/۶۰ وسندہ صحیح)

۱۶ : فریابی: جعفر بن محمد الفریابی نے ابراہیم بن موسیٰ الوزدولی کے بارے میں کہا:

"و له ابن من أصحاب الحديث يقال له : إسحاق"

اس کا بیٹا اصحاب الحدیث میں سے ہے، اسے اسحاق کہتے ہیں۔

(الکامل لابن عدی ۱/۲۷۱ دوسرا نسخہ ۱/۴۴۰ وسندہ صحیح)

۱۷ : ابو حاتم الرازی: اسماء الرجال کے مشہور امام ابو حاتم الرازی فرماتے ہیں:

"واتفاق أهل الحديث على شيئ يكون حجة"

اور کسی چیز پر اہل حدیث کا اتفاق حجت ہوتا ہے۔ (کتاب المراسیل ص ۱۹۲ فقرہ: ۷۰۳)

۱۸ : ابو عبید: امام ابو عبید القاسم بن سلام کے ایک اثر کے بارے میں فرماتے ہیں:

"وقد یأخذ بهذا بعض أهل الحدیث" بعض اہل حدیث اسے لیتے ہیں۔

(کتاب الطہور لابی عبید: ۱۷۴، الاوسط لابن المنذر ۲۶۵/۱)

۱۹ : ابو بکر بن ابی داود: امام ابو داود السجستانی کے صدوق عند الجمہور صاحب زادے ابو بکر بن ابی داود فرماتے ہیں: "ولا تک من قوم تلهو بدینهم فتطعن في أهل الحدیث و تقدح"

اور تو اس قوم میں نہ ہونا جو اپنے سے دین سے کھیلتے ہیں (ورنہ) تو اہل حدیث پر طعن و جرح کر بیٹھے گا۔ (کتاب الشریعۃ لمحمد بن الحسین الآجری ص ۹۷۵ وسندہ صحیح)

۲۰ : ابن ابی عاصم: امام احمد بن عمرو بن الضحاک بن مخلد عرف ابن ابی عاصم ایک راوی کے بارے میں فرماتے ہیں: "رجل من أهل الحدیث ثقة" وہ اہل حدیث میں سے ایک ثقہ آدمی ہے۔

(الآحاد والمثانی ۳۲۸/۱ ح ۴۰۴)

۲۱: ابن شاہین: حافظ ابو حفص عمر بن شاہین نے عمران العمی کے بارے میں یحییٰ بن القطان کا قول نقل کیا: "ولکن لم یکن من أهل الحدیث" لیکن وہ اہلحدیث میں سے نہیں تھا۔

(تاریخ اسماء الثقات لابن شاہین: ۱۰۸۴)

۲۲: الجوزجانی: ابو اسحاق ابراہیم بن یعقوب الجوزجانی نے کہا:

"ثم الشائع في أهل الحدیث....." پھر اہل حدیث میں مشہور ہے۔

(احوال الرجال ص ۴۳ رقم: ۱۰) نیز دیکھئے ص ۲۱۴

۲۳: احمد بن سنان الواسطی: امام احمد بن سنان الواسطی نے فرمایا:

"لیس فی الدنیا مبتدع إلا و هو یبغض أهل الحدیث"

دنیا میں کوئی ایسا بدعتی نہیں ہے جو کہ اہل حدیث (اہل الحدیث) سے بغض نہیں رکھتا۔

(معرفۃعلوم الحدیث للحاکم ص ۴،رقم: ۶ وسندہ صحیح)

معلوم ہوا کہ جو شخص اہل حدیث سے بغض رکھتا ہے یا اہل حدیث کو برا کہتا ہے تو وہ شخص پکا بدعتی ہے۔

۲۴: علی بن عبداللہ المدینی: امام بخاریؒ وغیرہ کے استاد امام علی بن عبداللہ المدینی ایک روایت کی تشریح میں فرماتے ہیں: " يعني أهل الحديث" یعنی وہ اہل حدیث (اصحاب الحدیث) ہیں۔

(سنن الترمذی: ۲۲۲۹،عارضۃ الاحوذی ۹/۷۴)

۲۵: قتیبہ بن سعید: امام قتیبہ بن سعید نے فرمایا:

"إذا رأيت الرجل يحب أهل الحديث ..... فإنه على السنة"

اگر تو کسی آدمی کو دیکھے کہ وہ اہل الحدیث سے محبت کرتا ہے تو یہ شخص سنت پر (چل رہا) ہے۔

(شرف اصحاب الحدیث للخطیب: ۱۴۳ وسندہ صحیح)

۲۶: ابن قتیبہ الدینوری: المحدث الصدوق امام ابن قتیبہ الدینوری (متوفی ۲۷۶ھ) نے ایک کتاب لکھی ہے:

" تأويل مختلف الحديث فى الرد على أعداء أهل الحديث"

اس کتاب میں انہوں نے اہل الحدیث کے دشمنوں کا زبردست رد کیا ہے۔

۲۷: بیہقی: احمد بن الحسین البیہقی نے مالک بن انس، اوزاعی، سفیان ثوری، سفیان بن عیینہ، حماد بن زید، حماد بن سلمہ، شافعی، احمد اور اسحاق بن راہویہ وغیرہم کو "من اُھل الحدیث" اہل حدیث میں سے، لکھا ہے۔ (کتاب الاعتقاد والہدایۃ الی سبیل الرشاد للبیہقی ص ۱۸۰)

۲۸: اسماعیلی: حافظ ابو بکر احمد بن ابراہیم اسماعیلی نے ایک راوی کے بارے میں کہا:

"لم يكن من أهل الحديث" وہ اہل حدیث میں سے نہیں تھا۔

(کتاب المعجم ۱/۴۶۹ ت ۱۲۱، محمد بن جبریل النسوی)

۲۹: خطیب: خطیب بغدادی نے اہل حدیث کے فضائل پر ایک کتاب

" شرف أصحاب الحديث" لکھی ہے جو کہ مطبوع ہے۔

خطیب کی طرف "نصیحۃ أھل الحدیث" نامی کتاب بھی منسوب ہے۔ نیز دیکھئے تاریخ بغداد (۱/۲۲۴ ت ۵۱)

۳۰: ابونعیم الاصبہانی: ابونعیم الاصبہانی نے ایک راوی کے بارے میں کہا:

" لا یخفی علی علماء أھل الحدیث فسادہ"

علمائے اہل حدیث پر اس کا فساد مخفی نہیں ہے۔ (المستخرج علیٰ صحیح مسلم ج ۱ ص ۶۷ فقرہ: ۸۹)

ابونعیم الاصبہانی نے کہا: "وذھب الشافعي مذھب أھل الحدیث"

اور شافعی اہل حدیث کے مذہب پر گامزن تھے۔ (حلیۃ الاولیاء ۹/۱۱۲)

۳۱: ابن المنذر: حافظ محمد بن ابراہیم بن المنذر النیسابوری نے اپنے ساتھیوں اور امام شافعیؒ وغیرہ کو

"اہل الحدیث" کہا۔ دیکھئے الاوسط (۲/۳۰۷ تحت: ۹۱۵)

۳۲: الآجری: امام ابوبکر محمد بن الحسین الآجری نے اہل حدیث کو اپنا بھائی کہا: "نصیحۃ لإخواني من أھل القرآن و أھل الحدیث و أھل الفقہ وغیرھم من سائر المسلمین" میرے بھائیوں کے لئے نصیحت ہے۔ اہل قرآن، اہل حدیث اور اہل فقہ میں (جو) تمام مسلمانوں میں سے ہیں۔ (الشریعۃ ص ۳، دوسرا نسخہ ص ۷)

تنبیہ: منکرینِ حدیث کو اہل قرآن یا اہل فقہ کہنا غلط ہے۔ اہل قرآن، اہل حدیث اور اہل فقہ وغیرہ القاب اور صفاتی نام ایک ہی جماعت کے نام ہیں۔ الحمدللہ

۳۳: ابن عبدالبر: حافظ یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبدالبر الاندلسی نے کہا:

"وقالت طائفۃ من أھل الحدیث"

اہل حدیث کے ایک گروہ نے کہا: (التمہید ج ۱ ص ۱۶)

۳۴: ابن تیمیہ: حافظ ابن تیمیہ الحرانی نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا:

"الحمد للہ رب العالمین، أما البخاري و أبو داود فإما مان فی الفقہ من أھل

الإجتهاد۔ و أما مسلم و الترمذي و النسائي و ابن ماجہ و ابن خزیمة و أبو یعلی و البزار و نحوھم فھم علی مذھب أھل الحدیث، لیسوا مقلدین لواحد بعینہ من العلماء ولا ھم من الأئمة المجتھدین علی الإطلاق....''

الحمدللہ رب العالمین، بخاری اور ابوداود تو فقہ کے امام (اور) مجتہد (مطلق) تھے۔ رہے امام مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ابویعلیٰ اور البزار وغیرہم تو وہ اہل حدیث کے مذہب پر تھے، علماء میں سے کسی کی تقلید معین کرنے والے، مقلدین نہیں تھے اور نہ مجتہد مطلق تھے۔ (مجموع فتاویٰ ج ۲۰ ص ۴۰)

تنبیہ: ابن تیمیہ کا ان کبائر ائمۂ حدیث کے بارے میں یہ کہنا کہ ''نہ مجتہد مطلق تھے'' محلِ نظر ہے۔

۳۵: ابن رشید: ابن رشید الفہری (متوفی ۷۲۱ھ) نے امام ایوب السختیانی وغیرہ کبار علماء کے بارے میں فرمایا: ''من أھل الحدیث'' (وہ) اہل حدیث میں سے (تھے)۔ (السنن الابین ص ۱۱۹، نیز دیکھئے السنن الابین ص ۱۲۴)

۳۶: ابن القیم: حافظ ابن القیم نے اپنے مشہور قصیدے نونیہ میں کہا:

'' یا مبغضاً أھل الحدیث و شاتماً أبشر بعقد و لا ی ة الشیطان ''

اے اہل حدیث سے بغض کرنے والے اور گالیاں دینے والے، تجھے شیطان سے دوستی قائم کرنے کی بشارت ہو۔ (الکافیۃ الشافیۃ فی الانتصار للفرقۃ الناجیۃ ص ۱۹۹ فصل فی ان اہل الحدیث ہم انصار رسول اللہ ﷺ وخاصتہ)

۳۷: ابن کثیر: حافظ اسماعیل بن کثیر الدمشقی نے سورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر: ۷۱ کی تفسیر میں فرمایا: ''وقال بعض السلف: ھذا أکبر شرف لأصحاب الحدیث لأن إمامھم النبي ﷺ''

بعض سلف (صالحین) نے کہا: یہ (آیت) اصحاب الحدیث کی سب سے بڑی فضیلت ہے کیونکہ ان کے امام نبی ﷺ ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر ۴/۱۶۴)

۳۸: ابن المنادی: امام ابن المنادی البغدادی نے قاسم بن زکریا یحییٰ المطرز کے بارے میں کہا:

''وکان من أھل الحدیث و الصدق'' اور وہ اہل حدیث میں سے (اور) سچائی والوں میں سے تھے۔ (تاریخ بغداد ۱۲/۴۴۱ ت ۶۹۱۰ وسندہ حسن)

۳۹: شیرویہ الدیلمی: دیلم کے مشہور مؤرخ امام شیرویہ بن شہردار الدیلمی نے عبدوس (عبدالرحمٰن) بن احمد بن عباد الثقفی الہمدانی کے بارے میں اپنی تاریخ میں کہا:

"روی عنہ عامۃ أھل الحدیث ببلدنا و کان ثقۃ متقناً"

ہمارے علاقے کے عام اہل الحدیث نے ان سے روایت بیان کی ہے اور ثقہ متقن تھے۔

(سیر اعلام النبلاء ۱۴/۴۳۸ والاحتجاج بہ صحیح لأن الذہبی یروی من کتابہ)

۴۰: محمد بن علی الصوری: بغداد کے مشہور امام ابو عبداللہ محمد بن علی بن عبداللہ بن محمد الصوری نے کہا:

"قل لمن عاند الحدیث و أضحی عائباً أھلہ ومن یدعیہ أبعلم تقول ھذا،

أبنِ لیأم بجھلٍ فالجھل خلق السفیہ أیعاب الذین ھم حفظوا الدین من الترھات و التحویہ"

حدیث سے دشمنی اور اہل حدیث کی عیب جوئی کرنے والے سے کہہ دو کیا تو علم سے یہ کہہ رہا ہے؟ بتادے۔ اگر جہالت سے تو جہالت بیوقوف کی عادت ہے۔ کیا ان لوگوں کی عیب جوئی کی جاتی ہے جنہوں نے دین کو باطل اور بے بنیاد باتوں سے بچایا ہے؟۔

(تذکرۃ الحفاظ للذہبی ۳/۱۱۱۷ ت ۱۰۰۲ وسندہ حسن، سیر اعلام النبلاء ۱۷/۶۳۱، المنتظم لابن الجوزی ۱۵/۳۲۴)

۴۱: سیوطی: آیتِ کریمہ: يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ أُنَاسٍۭ بِإِمَامِهِمْ (بنی اسرآئیل: ۷۱)

کی تشریح میں جلال الدین السیوطیؒ فرماتے ہیں:

"لیس لأھل الحدیث منقبۃ أشرف من ذلک لأنہ لا إمام لھم غیرہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"

اہل حدیث کے لئے اس سے زیادہ فضیلت والی اور کوئی بات نہیں ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا اہل حدیث کا کوئی امام نہیں ہے۔ (تدریب الراوی ۲/۱۲۶، نوع ۲۷)

۴۲: قوام السنہ: قوام السنہ اسماعیل بن محمد بن الفضل الاصبہانی نے کہا:

"ذکر أھل الحدیث و أنھم الفرقۃ الظاھرۃ علی الحق إلی أن تقوم الساعۃ"

اہل حدیث کا ذکر اور وہی قیامت تک حق پر غالب فرقہ ہے۔

(الحجۃ فی بیان المحجۃ و شرح عقیدۃ اہل السنۃ ۱/۲۴۶)

۴۳: رامہرمزی: قاضی حسن بن عبدالرحمٰن بن خلاد الرامہرمزی نے کہا:

"وقد شرف اللہ الحدیث و فضل أھلہ" اللہ نے حدیث اور اہل حدیث کو فضیلت بخشی ہے ۔ (المحدث الفاصل بین الراوی والواعی ص ۱۵۹ رقم:۱)

۴۴: حفص بن غیاث: حفص بن غیاث سے اصحاب الحدیث کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا:

"ھم خیر أھل الدنیا" وہ دنیا میں سب سے بہترین ہیں۔ (معرفۃ علوم الحدیث للحاکم ص ۳ ح ۳ وسندہ صحیح)

۴۵: نصر بن ابراہیم المقدسی: ابو الفتح نصر بن ابراہیم المقدسی نے کہا:

"باب: فضیلۃ أھل الحدیث" اہل حدیث کی فضیلت کا باب (الحجۃ علیٰ تارک المحجۃ ج ۱ ص ۳۲۵)

۴۶: ابن مفلح: ابوعبداللہ محمد بن مفلح المقدسی نے کہا:

"أھل الحدیث ھم الطائفۃ الناجیۃ القائمون علی الحق"

اہل حدیث ناجی گروہ ہے جو حق پر قائم ہے۔ (الآداب الشرعیۃ ۱/۲۱۱)

۴۷: الامیر الیمانی: محمد بن اسماعیل الامیر الیمانی نے کہا:

"علیک بأصحاب الحدیث الأفاضل تجد عندھم کل الھدی و الفضائل"

فضیلت والے اصحاب الحدیث کو لازم پکڑو، تم ان کے پاس ہر قسم کی ہدایت اور فضیلتیں پاؤ گے۔

(الروض الباسم فی الذب عن سنۃ ابی القاسم ج ۱ ص ۱۴۶)

۴۸: ابن الصلاح: صحیح حدیث کی تعریف کرنے کے بعد حافظ ابن الصلاح الشہرزوری لکھتے ہیں:

"فھذا ھو الحدیث الذي یحکم لہ بالصحۃ بلا خلاف بین أھل الحدیث"

یہ وہ حدیث ہے جسے صحیح قرار دینے پر اہل حدیث کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔(علوم الحدیث عرف المقدمۃ ابن الصلاح مع شرح العراقی ص ۲۰)

۴۹: الصابونی: ابو اسماعیل عبدالرحمٰن بن اسماعیل الصابونی نے ایک کتاب لکھی ہے:

"عقيدة السلف أصحاب الحديث" سلف: اصحاب الحدیث کا عقیدہ

اس میں وہ کہتے ہیں: "ویعتقد أھل الحدیث ویشھدون أن اللہ سبحانہ وتعالیٰ فوق سبع سموات علی عرشہ" اہل حدیث یہ عقیدہ رکھتے اور اس کی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ سات آسمانوں سے اوپر عرش پر ہے۔ (عقیدہ السلف اصحاب الحدیث ص ۱۴)

۵۰: عبدالقاہر البغدادی: ابو منصور عبدالقاہر بن طاہر بن محمد البغدادی نے شام وغیرہ کی سرحدوں پر رہنے والوں کے بارے میں کہا: "کلھم علی مذھب أھل الحدیث من أھل السنة" وہ سب اہل سنت میں سے اہل حدیث کے مذہب پر ہیں۔ (اصول الدین ص ۳۱۷)

ان پچاس حوالوں سے ثابت ہوا کہ مسلمانوں کا مہاجرین، انصار اور اہل سنت کی طرح صفاتی نام اور لقب اہل حدیث ہے اور اس لقب کے جواز پر امت مسلمہ کا اجماع ہے۔ کسی ایک امام نے بھی اہل حدیث نام ولقب کو غلط، ناجائز یا بدعت ہر گز نہیں کہا لہذا بعض خوارج اور ان سے متاثرین کا اہل حدیث نام سے نفرت کرنا، اسے بدعت اور فرقہ وارانہ نام کہہ کر مذاق اڑانا اصل میں تمام محدثین اور امت مسلمہ کے اجماع کی مخالفت کرنا ہے۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سے حوالے ہیں جن سے اہل حدیث یا اصحاب الحدیث وغیرہ صفاتی ناموں کا ثبوت ملتا ہے۔ محدثین کرام کی ان تصریحات اور اجماع سے معلوم ہوا کہ اہل حدیث ان صحیح العقیدہ محدثین وعوام کا لقب ہے جو بغیر تقلید کے کتاب وسنت پر فہم سلف صالحین کی روشنی پر عمل کرتے ہیں اور ان کے عقائد بھی کتاب وسنت اور اجماع کے بالکل مطابق ہے۔ یاد رہے کہ اہل حدیث اور اہل سنت ایک ہی گروہ کے صفاتی نام ہیں۔

بعض اہل بدعت یہ کہتے ہیں کہ اہل حدیث صرف محدثین کو کہتے ہیں چاہے وہ اہل سنت میں سے ہوں یا اہل بدعت میں سے، ان لوگوں کا یہ قول فہم سلف صالحین کے خلاف ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔ اہل بدعت کے اس قول سے یہ لازم آتا ہے کہ گمراہ لوگوں کو بھی طائفہ منصورہ قرار دیا جائے حالانکہ اس قول کا باطل ہونا عوام پر بھی ظاہر ہے۔ بعض راویوں کے بارے میں خود محدثین نے یہ صراحت کی ہے وہ اہل حدیث میں سے نہیں تھے۔ (دیکھئے فقرہ: ۲۸، ۲۱، ۵)

دنیا کا ہر بدعتی اہل حدیث سے نفرت کرتا ہے تو کیا ہر بدعتی اپنے آپ سے بھی نفرت کرتا ہے۔

حق یہ ہے کہ اہل حدیث کے اس صفاتی نام ولقب کا مصداق صرف دو گروہ ہیں:

1. حدیث بیان کرنے والے (محدثین)

2. حدیث پر عمل کرنے والے (محدثین اوران کے عوام)

حافظ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں:

"ونحن لا نعني بأهل الحديث المقتصرين على سماعه أو كتابته أو روايته، بل نعني بهم: كل من كان أحق بحفظه و معرفته و فهمه ظاهراً و باطناً، واتباعه باطناً و ظاهراً، و كذلك أهل القرآن۔" "اہل حدیث کا ہم یہ مطلب نہیں لیتے کہ اس سے مراد صرف وہی لوگ ہیں جنہوں نے حدیث سنی، لکھی یا روایت کی ہے بلکہ اس سے ہم یہ مراد لیتے ہیں کہ ہر آدمی جو اس کے حفظ، معرفت اور فہم کا ظاہری و باطنی لحاظ سے مستحق ہے اور ظاہری و باطنی لحاظ سے اس کی اتباع کرتا ہے اور یہی معاملہ اہل قرآن کا ہے۔ (مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ ۴/۹۵) حافظ ابن تیمیہ کے اس فہم سے معلوم ہوا کہ اہل حدیث سے مراد محدثین اوران کے عوام ہیں۔ آخر میں عرض ہے کہ اہل حدیث کوئی فرقہ نہیں ہے بلکہ یہ ایک نظریاتی جماعت ہے۔ ہر وہ شخص اہل حدیث ہے جو قرآن و حدیث و اجماع پر سلف صالحین کے فہم کی روشنی میں عمل کرے اور اسی پر اپنا عقیدہ رکھے۔ اپنے آپ کو اہل حدیث (اہل سنت) کہلانے کا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے کہ اب یہ شخص جنتی ہو گیا ہے۔ اب اعمال صالحہ ترک، خواہشات کی پیروی اور من مانی زندگی گزاری جائے بلکہ وہی شخص کامیاب ہے جس نے اہل حدیث (اہل سنت) نام کی لاج رکھتے ہوئے اپنے اسلاف کی طرح قرآن و سنت کے مطابق زندگی گزاری۔ واضح رہے نجات کے لئے صرف نام کا لیبل کافی نہیں ہے بلکہ نجات کا دارو مدار قلوب و اذہان کی تطہیر اور ایمان و عقیدے کی درستی کے ساتھ اعمالِ صالحہ پر ہے۔ یہی شخص اللہ کے فضل و کرم سے ابدی نجات کا مستحق ہو گا۔ ان شاءاللہ (۲۹ رجب ۱۴۲۷ھ)

اس تحقیقی مضمون میں جن علماء کے حوالے پیش کئے گئے ہیں ان کے ناموں کی ترتیب درج ذیل ہیں:

1. ابن ابی عاصم (متوفی ۲۸۷ھ)
2. ترمذی (متوفی ۲۷۹ھ)
3. ابن تیمیہ (متوفی ۷۲۸ھ)
4. جعفر بن محمد الفریابی (متوفی ۳۰۱ھ)
5. ابن حبان (متوفی ۳۵۴ھ)
6. جوزجانی (متوفی ۲۵۹ھ)
7. ابن خزیمہ (متوفی ۳۱۱ھ)
8. حاکم صاحب مستدرک (متوفی ۴۰۵ھ)
9. ابن رشید (متوفی ۷۲۱ھ)
10. حاکم کبیر (متوفی ۳۷۸ھ)

11. ابن شاہین (متوفی ۳۸۵ ھ)
12. حفص بن غیاث (متوفی ۱۹۴ ھ)
13. ابن الصلاح (متوفی ۸۰۶ ھ)
14. خطیب بغدادی (متوفی ۴۶۳ ھ)
15. ابن عبدالبر (متوفی ۴۶۳ ھ)
16. رامہرمزی (متوفی ۳۶۰ ھ)
17. ابن قتیبہ (متوفی ۲۷۶ ھ)
18. سیوطی (متوفی ۹۱۱ ھ)
19. ابن القیم (متوفی ۷۵۱ ھ)
20. شافعی (متوفی ۲۰۴ ھ)
21. ابن کثیر (متوفی ۷۷۴ ھ)
22. شیرویہ الدیلمی (متوفی ۵۰۹ ھ)
23. ابن مفلح (متوفی ۷۶۳ ھ)
24. عبدالرحمٰن الصابونی (متوفی ۴۴۹ ھ)
25. ابن المنادی (متوفی ۳۳۶ ھ)
26. عبدالقاہر بن طاہر (متوفی ۴۲۹ ھ)
27. ابن المنذر (متوفی ۳۱۸ ھ)
28. عجلی (متوفی ۲۶۱ ھ)
29. ابو بکر بن ابی داود (متوفی ۳۱۶ ھ)
30. علی بن عبداللہ المدینی (متوفی ۲۳۴ ھ)
31. ابو حاتم الرازی (متوفی ۲۷۷ ھ)
32. قتیبہ بن سعید (متوفی ۲۴۰ ھ)
33. ابوداود (متوفی ۲۷۵ ھ)
34. قوام السنۃ (متوفی ۵۳۵ ھ)
35. ابوعبیدہ (متوفی ۲۲۴ ھ)

.36	محمد بن اسماعیل الصنعانی (متوفی ۸۴۰ ھ)
.37	ابو عوانہ (متوفی ۳۱۶ ھ)
.38	محمد بن الحسین الآجری (متوفی ۳۶۰ ھ)
.39	ابو نعیم الاصبہانی (متوفی ۴۳۰ ھ)
.40	محمد بن علی الصوری (متوفی ۴۴۱ ھ)
.41	احمد بن حنبل (متوفی ۲۴۱ ھ)
.42	محمد بن یوسف الفریابی (متوفی ۲۱۲ ھ)
.43	احمد بن سنان (متوفی ۲۵۹ ھ)
.44	مسلم (متوفی ۲۶۱ ھ)
.45	اسماعیلی (متوفی ۳۷۱ ھ)
.46	نسائی (متوفی ۳۰۳ ھ)
.47	بخاری (متوفی ۲۵۶ ھ)
.48	نصر بن ابراہیم المقدسی (متوفی ۴۹۰ ھ)
.49	بیہقی (متوفی ۴۵۸ ھ)
.50	یحییٰ بن سعید القطان (متوفی ۱۹۸ ھ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ